REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۷ — شمارہ ۴۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۶ محرم ۱۳۹۹ھ — ۷ فتح ۱۳۵۷ ہش — ۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:
"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴ فتح (دسمبر) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستاسیواں (۸۷) سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اب صرف چند یوم باقی ہیں۔ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس خالص روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے۔ اور اُن کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور اُن کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے اُن کا خلیفہ ہو!!

اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر، اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء) کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جاوے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔
(ناظر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ فتح ۱۳۵۷ ہش!

قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا ہمارا اوّلین فرض ہے

یہ خدا تعالیٰ کا بہت زیادہ فضل اور احسان ہے کہ اُس نے دُنیا کی ہدایت کے لئے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کامل اور مکمل شریعت نازل فرمائی۔ تاکہ تمام دُنیا قرآن کریم پڑھے اور اُس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کر سکے۔ اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں فرمایا کہ

"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ"

یعنی اے لوگو! تم میں سے بہتر وہ آدمی ہے جو قرآن کریم کے علوم کو نہ صرف خود سیکھتا ہے بلکہ دُوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایک وقت میں مومنوں نے قرآن کریم کے احکامات کو سمجھا اور اُن کی پیروی کی۔ لیکن جُوں جُوں زمانہ گزرتا گیا مُسلمان قرآن کریم کی تعلیم کو بھُولنے لگے۔ اور جس غرض کے لئے قرآن کریم کو نازل کیا گیا تھا اس کو پسِ پُشت ڈال دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کی آمد کی دیگر اغراض کے علاوہ ایک غرض احیاءِ دین اور اقامتِ شریعت بھی قرار دی گئی۔ یعنی گویا جب مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہونا تھا اُس وقت لوگوں کی یہ حالت ہونی تھی کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات کو [illegible] چکے ہوتے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت قرآن کریم کی تعلیمات کو بھُلایا [illegible] تھا۔ اور وہ صرف غلافوں کے اندر بند ہو چکا تھا۔ آپؑ نے تشریف لاکر قرآن کریم کی خدمت و اشاعت کا بیڑا اُٹھایا۔ اور قرآن کریم کی ایسی لطیف تفسیر فرمائی جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپؑ کی وفات کے بعد آپؑ کے خلفائے کرام نے بھی قرآن کریم کی بہت زیادہ خدمت کی۔ اور اس کی اشاعت کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے کہ اس وقت خلافت ثالثہ میں قرآن کریم کی اشاعت اس کو پڑھنے پڑھانے کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے۔

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حال ہی میں جب یورپ کے دَورہ پر تشریف لے گئے تو گوٹن برگ میں حضورؒ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اِس پریس کانفرنس میں ایک نمائندے نے یہ سوال کیا کہ قرآن کریم کی اشاعت کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا کیا پروگرام ہے؟ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"جہاں تک قرآن کریم کی طباعت کا سوال ہے، جماعتِ احمدیہ نے یہ تہیّہ کر رکھا ہے کہ وُہ دُنیا کے تمام لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے رُوشناس کرائے گی۔ اِس کے معانی و مطالب کو دُنیا پر واضح کرے گی۔ اور اس حقیقت کو ظاہر کرنے پر کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھے گی کہ یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جو دورِ حاضر کے مسائل کو حل کرتا ہے چنانچہ اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ نے قرآن کریم کی اشاعت کا ایک عالمگیر منصُوبہ تیار کیا ہے جس کے پہلے مرحلے میں امریکہ میں دس لاکھ انگریزی ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کا پروگرام ہے علاوہ ازیں دُنیا کی ہر اُس زبان میں جو لکھی اور پڑھی جاتی ہے قرآنِ کریم کا ترجمہ کر کے شائع کرنے کا مرحلہ وار پروگرام بھی زیرِ نظر ہے۔ یہ ایک بہت بڑا منصُوبہ ہے جس کے لئے وقت درکار ہے۔ انشاء اللہ اگلی صدی کے اندر اندر یہ منصُوبہ بھی مکمّل ہو جائے گا۔"

(بدر ۲۸ ستمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۵)

ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کی ذمّہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا:-

"ہر احمدی کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ قرآن کریم کی اِس ہمہ گیر اشاعت میں بھرپُور حصّہ لے۔ تاکہ جہاں دُنیا کا ہر گھر اس کی برکتوں سے معمُور ہو جائے۔ وہاں دُنیا پر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ احمدیوں کا قرآن وہی قرآن ہے جو چودہ سَو سال پہلے اپنی تمام برکتوں اور عظمتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا تھا۔"

(بدر ۳ اگست ۱۹۷۲ء صفحہ ۵)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِن اہم ارشادات کی روشنی میں ہم احبابِ جماعت کو اس طرف متوجّہ کرنا چاہتے ہیں کہ وُہ قرآن کریم کی عظمت کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن کریم پڑھیں اور دُوسروں کو بھی پڑھائیں۔ اگر کوئی فرد قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتا تو وُہ ناظرہ قرآن کریم سیکھے۔ اگر کوئی فرد قرآن کریم ناظرہ تو جانتا ہے مگر ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجّہ ہو۔ اور جو فرد ترجمہ قرآن کریم کا جانتا ہے وُہ اس کی تفسیر اور مطالب پر غور کرے۔ اس سلسلہ میں احبابِ جماعت اپنی اپنی جماعت میں جائزہ لے کر قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی بابرکت تحریک پر لبّیک کہتے ہوئے تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کریں۔ اور جماعت میں جو افراد قرآن کریم کا ترجمہ وغیرہ جانتے ہوں وہ دُوسرے بھائیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ پڑھائیں۔ تاکہ جماعتِ احمدیہ کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہ جائے جو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ نہ جانتا ہو۔ کیونکہ قرآن کریم رُوحانیت کا بیش قیمت خزانہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ یورپ کے دَوران ایک اخباری نمائندہ کے اِس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں؟ فرمایا:-

"ہاں! مَیں تو یہی پسند کرتا ہُوں کہ آپ قرآن کریم کی مقدس اور حق و حکمت پر مشتمل تعلیم سے متعارف ہوں۔ اور اس کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوں۔ یہ بائیبل کے مقابلے میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ لیکن فی الحقیقت ایک عظیم کتاب اور رُوحانیت کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔ دُنیا میں ایسی کوئی الہامی کتاب نہیں ہے جو اتنی چھوٹی ہو۔ لیکن اس کے باوجُود جامع و مانع بھی ہو۔"

(بدر ۲۸ ستمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہُوا تھا کہ:

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

کہ تمام قسم کی بھلائیاں۔ تمام قسم کی برکتیں قرآن کریم کے سبب ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اور کوئی انسان صحیح رنگ میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی نہیں گزار سکتا جب تک کہ وُہ قرآن کریم کو مضبُوطی سے نہ پکڑے۔ اور اس کے احکامات۔ اس کے اوامر و نواہی اور اس کی کامل اور مکمل تعلیمات پر پُورے طور پر عمل پیرا نہ ہو۔ اِس سلسلہ میں ہم سب کا یہ اوّلین فرض ہے کہ قرآنِ کریم کے علوم کو خود سیکھیں اپنی اولادوں کو سکھائیں اور اپنی جماعتوں میں تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا جو پیغام ہمارے نام آیا ہے ہم سب اس کو پڑھ سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

جاوید اقبال اختر

درخواست دُعا

برادرم مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان کا لدھیانہ میں آپریشن ہُوا تھا جو بفضلہ تعالیٰ اور احباب کرام کی دُعاؤں کی برکت سے کامیاب ہُوا۔ اب مولوی صاحب موصوف گھر پر ہیں اور صحت آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ احباب کرام مولوی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز مولوی صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی اِن دنوں جسم پر خارش کی وجہ سے بیمار اور قدرے پریشان ہیں اُن کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی احباب کرام دُعا فرمائیں۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل کی دختر نیک اختر عزیزہ طیبہ بشریٰ سلمہا اللہ کا نکاح عزیزم مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد سے ہو چکا ہے۔ اب ۹ دسمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آ رہی ہے۔ احباب کرام اِس تقریب کے بابرکت ہونے اور دولہا دلہن کی ازدواجی زندگی کے کامیاب ہونے کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: شریف احمد امینی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

خطبہ جمعہ

آج دُنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی آلۂ کار نہیں ہے

جدّوجہد اور مُسابقت کی دَوڑ میں ہم نے دُنیا سے آگے بھی نکلنا ہے اور اس کیلئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے

ہمیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ فرمودہ ۳ر ظہور ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳ر اگست ۱۹۷۳ء بمقام مسجد فضل لنڈن

تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا:-

اس زمانے میں مختلف اقوام ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جو کوشش کررہی ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور جب اس مسابقت کی دوڑ پر

تقویٰ کی نگاہ

سے غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جو ذرائع اور وسائل استعمال کئے جارہے ہیں۔ اُن میں سے بعض نیک۔ جائز اور حلال وسائل نہیں۔ اسی طرح جس نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ بھی خیر اور بھلائی کا نتیجہ نہیں۔ یعنی اس کے نتیجے میں نوعِ انسانی کے لئے کسی قسم کی بھلائی، اصلاح، نیکی یا خوشحالی مدّنظر نہیں۔

دُنیا نے آج جس قدر جدّوجہد اٹامک ریسرچ کے میدان میں کی ہے جس کے نتیجے میں اٹامک اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں۔ اتنا بڑا سرمایہ جہاں تک مجھے علم ہے کسی اور تحقیق پر انسان نے خرچ نہیں کیا۔ اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک جو بم انہوں نے بنائے ہیں وہی کافی ہیں۔ مزید بموں کی ضرورت نہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر بعض دوسرے ممالک کو تحقیق سے روک سکیں تو پھر اس دوڑ کو جہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں ختم کرسکتے ہیں۔ لیکن انہیں اس میں کامیابی نظر نہیں آرہی۔ ایٹم بم جو بن چکے ہیں، اس جدوجہد کی دو شکلیں نکل سکتی ہیں۔ یا یہ بم استعمال کر لئے جائیں یا انسان کوئی ایسا طریقہ سوچے کہ ان کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے۔ تیسری کوئی صورت عقلاً ممکن نہیں۔ اگر استعمال ہوں گے تو اس کے نتیجے میں انسان پر بڑی تباہی آئے گی۔ اور اگر استعمال نہیں ہوں گے اور خدا کرے کہ استعمال نہ ہوں تو وہ عظیم سرمایہ جو انسان نے اُن پر خرچ کیا کُلّی طور پر ضائع ہوجائے گا۔

اگر یہ سرمایہ ان بدہتھیاروں پر خرچ نہ ہوتا تو انسان کی ضرورتوں پر خرچ ہوسکتا تھا۔ پس دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ جو ذرائع ہیں، وسائل ہیں، وہ صالح اور طیّب اور حلال نہیں۔ مثلاً جو رقوم خرچ کی جاتی ہیں۔ اگر

ماہرین اقتصادیات

ان کی تفصیل میں جائیں تو سُود اور انشورنس کا روپیہ ان کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔ پُرانے زمانے میں انشورنس کمپنیاں ہی جنگیں کروایا کرتی تھیں۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر عقلمند یہی کہے گا کہ وہ رقم جو خیر پر خرچ ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی بجائے بدی پر منتج ہونے والی تحقیقوں پر خرچ ہورہی ہے دوسرا یہ چیز نمایاں ہے کہ اس عظیم جدّوجہد اور کوشش کا نتیجہ بجائے بھلائی کے انسان کے لئے فکر اور خوف کا باعث ہورہا ہے۔ اور یہ خطرہ پیدا ہورہا ہے کہ انسان خودکشی کر کے کہیں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کرے۔

قرآنِ کریم نے اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے۔ ہمیں بتایا ہے کہ مجرد مسابقت بُری نہیں۔ لیکن مسابقت وہ ہونی چاہیئے جو خیر کا باعث ہو۔ خیر کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کی ہے وہ دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ یعنی وسائل نیک ہوں اور نتائج بھی نیکی اور بھلائی کے ہوں۔ اِس دُنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ایسی دوڑ جاری ہے کہ

انسانی تاریخ

میں ایسی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی۔ اس دنیا میں جماعتِ احمدیہ کو دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر احمدیت نے کامیاب ہونا ہے اور اسلام نے غالب آنا ہے تو جماعتِ احمدیہ کو اس مسابقت میں آگے نکلنے کی کوشش میں ایسی شدّت اور حُسن پیدا کرنا پڑے گا کہ کامیابی بھی ہو اور دوسروں کے لئے راہنمائی بھی ہو۔

ہماری جدّوجہد ۸۰ سال سے شروع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے مجھے مبعوث کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح میں جمال لے کر دنیا کی طرف آیا ہوں۔ میرے ذریعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجے میں جمالی تجلیات دکھا کر بنی نوع انسان کو اپنی طرف اور اپنی رضا اور محبّت کی طرف کھینچا جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تین صدیاں ابھی نہیں گذریں گی کہ میں اپنے مشن اور مقصود کو حاصل کروں گا۔ اور اسلام اس کوشش کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ساری دنیا پر غالب آجائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تین صدیاں نہیں گذریں گی۔ یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیاں گذر جائیں گی تو پھر غلبۂ اسلام ہوگا۔

دیگر قرائن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے اس کے مطابق

غلبۂ اسلام کا آغاز

ایک صدی سے شروع ہوجائے گا۔ شمسی لحاظ سے صدی پُوری ہونے میں تقریباً ۱۴ سال لگ جائیں گے۔ قمری لحاظ سے اس سے کم وقت لگے گا۔

ہماری جدّوجہد اور مسابقت کے میدان میں عمل شروع ہوچکا ہے۔ اس کا آغاز بڑا آہستہ ہوا۔ غیر تو غیر اپنے بھی اسے اچھی طرح نہیں سمجھ رہے تھے۔ غیر مبائعین سے صبر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مُنہ سے اُن کو یہ کہا گیا تھا کہ تین سو سال نہیں گذریں گے کہ تم میری پیشگوئیوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے ذریعے اسلام کو دنیا میں غالب پاؤ گے۔ ان کے دماغوں نے یہ سمجھا کہ سو سال کے بعد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

نے جو بتایا ہے کہ تین ... سو سال سے پہلے ہی آپ کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ اب اگر وہ پیشگوئیاں اور بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ضرور ہیں تو کم از کم ہمیں تین سو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ لیکن جیسا میں نے بتایا ہے کہ تین سو سال کا ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ میرا ذاتی اجتہاد ہے کہ ایک سو سال یعنی

ایک صدی کے بعد

یہ قرائن ظاہر ہوں گے۔ یہ روشنی ایک شاندار تجلی کی صورت میں ۹۰ اور ۹۵ کے درمیان دکھائی جائے گی۔

ہم مباحثین ہیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھا۔ ہم ایمان بالغیب بھی لائے۔ لیکن آپؑ کی بتائی ہوئی چیزیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور ہم یقین کامل کے ساتھ بغیر کسی شک و شبہ کے اس نتیجے پر پہنچے کہ جو باتیں ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔ کیونکہ ان پیشگوئیوں کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔

اس وقت میں جماعت کے سامنے یہ چیز رکھ رہا ہوں کہ جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اب وہ نظر آنے لگ گئی ہیں۔ ہمیں یہ بھی نظر آنے لگ گیا کہ دنیا ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے ایک زبردست دوڑ جاری ہے۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ اس دوڑ میں وہ دنیا جو

اسلام کی حقیقت

نہیں پہچانتی وہ نہ تو نیک وسائل سے کام لے رہی ہے اور نہ ہی نیک نتائج پیدا کر رہی ہے۔ بلکہ استحصال اور ظلم کی مرتکب ہو رہی ہے۔

جو قومیں اٹامک بم بنانے میں کامیاب ہوئی ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جو اُن کو ملا ہے۔ اگر ایک قطرہ پا لینے کے بعد وہ سمجھنے لگیں کہ یہ قوم ہماری منشاء کے مطابق اپنی سیاست کو نہیں ڈھالتی اس کو ہم آنکھیں دکھائیں گے اور اپنی بات منوائیں گے۔ تو کیا یہ نتائج خیر اور بھلائی کے ہوں گے؟

پس ایک قطرہ پا لینے کے بعد دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ سارا سمندر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتیجے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری ابتدا ہلکی چال سے ہوئی پھر اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اب اس میں تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ ہماری تحریک نے Momentum حاصل کیا ہے۔ مثلاً

۳۷ سالہ جدّوجہد

اور کوشش کے نتیجے میں جماعت مالی قربانی میں (اگرچہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں) جس مقام تک ۱۹۶۵ء میں پہنچی تھی، گزشتہ سات سال میں میرے زمانہ خلافت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقی ۲½ گنا بڑھ گئی ہے۔ گویا جہاں ۳۷ سالہ کوشش پہنچی تھی۔ سات سال میں اس سے ۲½ گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ صرف مالی قربانی کی مثال میں دے رہا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک پہلو ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اسلام کے غلبے کے لئے ایک قسم کا سیلاب آیا ہوا ہو۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور نوجوان نسل کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا ہو رہا ہے۔

نیک نتائج کے لئے نیک ذرائع کو اختیار کر کے بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر نہ صرف انگلستان، امریکہ، روس، چین، جاپان بلکہ تمام دنیا کی مجموعی کوششوں کے مقابلے پر اس جدوجہد میں آگے نکلنا ہے۔ یہی خدا کا منشاء ہے اور یہی مطالبہ ہے جو جماعتِ احمدیہ سے کیا جا رہا ہے۔

زندگی کے ہر میدان میں

ہم نے دنیا کے مقابل پر آنا ہے۔ اس سے ڈرنا نہیں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ نیکی اور بھلائی کے وسائل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذب کرنا ہے۔

میں پورے زور سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس جدوجہد اور مسابقت کی دوڑ میں آپ نے اُن سے آگے بھی نکلنا ہے۔ اور دنیا کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے۔ اگر آپ آگے نکل جائیں تو دنیا کا ایک حصہ آپ کی تعریف تو کرے گا لیکن آپ کے نقشِ قدم پر نہیں چلے گا۔ لیکن جب یہ مسابقت کی جدوجہد کی ایک حسین شکل اختیار کرے گی تب دنیا آپ کی طرف متوجہ ہوگی۔ کیونکہ حسن میں ایک کشش ہے۔ اس طرح دنیا اس تباہی سے بچ جائے گی جس تباہی کے سامان اپنی غفلتوں اور نادانیوں کی وجہ سے وہ پیدا کر رہی ہے۔ دنیا آپ کے پیار کو دیکھ کر اس پیار کو حاصل کرے گی جس پیار کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ آج دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ کے سوا اور کوئی آلہ کار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ نے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ آپؑ کے ذریعے اسلام غالب ہو۔ اسلام کوئی تلوار تو نہیں۔ اسلام کے غلبے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بحیثیت انسان مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔

خدا ایسا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں ٭

میری اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کی وفات پُرملال!

خاکسار کی اہلیہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ دل کے عارضہ میں ایک عرصہ سے مبتلا تھیں۔ بہت علاج کرائے گئے مگر شفایاب نہ ہو سکیں۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مؤرخہ ۲۱ کو صبح ۴½ بجے بعمر ساٹھ سال دل کی حرکت بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

قریباً چالیس سال سے میری رفیقہ حیات تھیں اور بہت ہمدرد۔ خیرخواہ۔ خدمت کرنے والی۔ نیک سیرت۔ عقلمند۔ کفایت شعار اور اسی طرح کی گوناگوں خوبیوں کی مالک تھیں جو ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئیں۔ ہمسایوں سے حُسنِ سلوک۔ بیمار پرسی یتامیٰ و بیوگان کی مدد بہت خوشی سے کرتیں۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی پابند تھیں۔ قرآن مجید نہ صرف خود باقاعدگی سے پڑھتیں بلکہ لڑکیوں کو بہت شوق سے پڑھاتیں۔

مرحومہ کی یہ خوبی بھی یادگار رہے گی کہ انہوں نے سوتیلے بیٹوں کی اچھے رنگ میں پرورش کی۔ پڑھایا لکھایا اور شادیاں کیں۔ درویشوں کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم میں انکی کتب اور فیس وغیرہ کے لحاظ سے مدد کرتیں۔

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

خاکسار: مرزا محمد زمان درویش

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے تکلیف زیادہ ہوگئی تو امرتسر ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ وہاں تشخیص ہوئی کہ معدے میں زخم وغیرہ ہیں چنانچہ خون کی پانچ چھ بوتلیں چڑھانے کے بعد مؤرخہ ۲۴ اکتوبر کو پیٹ کا میجر آپریشن کر کے زخم وغیرہ صاف کئے گئے۔ آپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا لیکن ابھی کمزوری بے حد ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت کے ساتھ بخیر و عافیت گھر واپس لائے۔ آمین!

خاکسارہ: اہلیہ مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲) برادرم غلام نعیم الدین صاحب گلبرگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اور ان کے بھائی مکرم غلام حمید الدین صاحب نے نیا کام شروع کیا ہے جو بفضلہ تعالیٰ اچھا چل رہا ہے لیکن قرض کے بوجھ سے وہ اور ان کے والدین بہت پریشان ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نئے کام کو بابرکت فرمائے اور قرض کے بوجھ سے انہیں نجات عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۳) خاکسار کی اہلیہ فاطمہ بیگم صاحبہ جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں اور چند دنوں سے زیادہ تکلیف ہے۔ احباب انکی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: محمد یوسف ڈانی اودہ گام کشمیر

خلاصہ خطبات جمعہ

(۱)

ربوہ ۱۰ رنومبر آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ جمعہ کی ابتدائی دو آیات یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ .... یُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں تین بنیادی اور متوازی چلنے والی چیزوں کا ذکر کیا ہے پہلے یہ اعلان فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدا کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے اور تسبیح کا مضمون بیان فرما کر یہ سمجھایا ہے کہ اس عالمین کی ہر چیز میں خدائے واحد و یگانہ کے جلوے اور اس کی بادشاہت نظر آتی ہے چونکہ خدائی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں اس لئے اس کی بنائی ہوئی کسی چیز کی صفات کو بھی گننا ممکن نہیں ہے دنیا کی ہر چیز ظاہر کر رہی ہے کہ ہمارا خدا اس کا حقیقی مالک ہے اور وہ قدوس عزیز اور حکیم ہے اس کی بنائی ہوئی کوئی چیز کبھی اپنے اندر بد اثر نہیں رکھتی یہ اور بات ہے کہ انسان اس کے غلط استعمال سے نقصان اٹھالے اس کے بعد خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرکے بتایا کہ انسان کی پیدائش بھی انہی خدائی صفات کو ظاہر کر رہی ہے چنانچہ ان صفات کے مظہر اتم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی جسمانی اور روحانی زندگی قیامت تک ممتد ہے آپ کی بعثت سے قبل مبعوث ہونے والے انبیاء بھی آپ سے ہی فیض حاصل کرکے ان خدائی صفات کے مظہر بنے۔ تیسرا سلسلہ جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے وہ قرآن کریم کی کامل شریعت ہے جس پر چل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان خدائی صفات کے مظہر اتم بنے اور اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے جس طرح دنیا کی ہر چیز یہ ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک، قدوس، عزیز اور حکیم ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم پر چل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات بھی ان صفات کی مظہر اتم بن گئی اور قیامت تک ہر انسان آپ کے اسوہ کو اختیار کرکے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان خدائی صفات کا مظہر بن سکتا ہے غرض ان آیات میں بڑا ہی عظیم مضمون بیان کیا گیا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا احباب کو ان آیات پر خود بھی غور و تدبر کرنا چاہیئے اگر وہ سوچیں گے تو وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچیں گے جو صحیح ہے اور جو اس ہدایت کے مطابق ہوگا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے۔

(۲)

ربوہ ۱۷ رنومبر آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں توکل علی اللہ کی حقیقت اور اس کی اہمیت واضح فرمائی۔ حضور نے فرمایا ہمارا خدا واحد و یگانہ ہے اور اس عالمین کی حقیقت وحدانیت پر ہی مبنی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ زندہ ذاتی تعلق قائم کرے اور یہ تعلق قائم کرنے کی جو راہیں قرآن کریم نے بتائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے حضور نے فرمایا توکل کے معنے یہ ہیں کہ خدا پر ہی بھروسہ کیا جائے اسے ہی کافی سمجھا جائے اور اس کے سوا اور کسی پر نگاہ نہ پڑے اور ہر غیر کو چھوڑ کر صرف اسی پر بھروسہ رکھا جائے مگر توکل کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ ہم کام کرنا چھوڑ دیں اور تدابیر سے بے نیاز ہو جائیں ایسا کرنا تو ایک رنگ کا شرک اور ناشکری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت کے نتیجہ میں ہمیں بہت سی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں عطا فرمائی ہیں مگر ان قوتوں کو استعمال کرنے کے لئے ہمیں مادی چیزوں کی احتیاج ہے۔ مثلاً ہمیں بینائی عطا کی گئی اور آنکھ کو ہمارے جسم کا حصہ بنایا لیکن اسے استعمال کرنے کیلئے اس نے بیرونی طور پر روشنی بھی عطا فرمائی۔ جس کے بغیر ہماری آنکھ دیکھ نہیں سکتیں اس کائنات کی ہر چیز کا ہماری کسی نہ کسی استعداد کے ساتھ تعلق ہے اور ان استعدادوں کو استعمال کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے لیکن توکل ہمیں یہ کہتا ہے کہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا کیونکہ ہماری تدابیر کے نیک نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں نکل سکتے اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام تدابیر اختیار کرنے کے بعد پھر دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے طلبگار بنیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تدبیر دعا ہے اور دعا تدبیر ہے جو شخص خدا کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے توحید خالص کا یہ تقاضا ہے کہ تدبیر کو بھی اور پھر دعا کو بھی انتہا تک پہنچا دیا جائے۔

حضور نے فرمایا ایک احمدی کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ دنیا خدا کی طرف رجوع کرے اور وہ اس کے حسن اور احسان کے جلوے دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ پر حقیقی معنوں میں توکل کرتے اپنی تدابیر کو اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیں حقیقی توکل کئے بغیر ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ حقیقی تعلق قائم نہیں کر سکتے خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک توکل کے مقام پر قائم ہو جائے اور ہمارا اپنے رب کریم سے زندہ اور ذاتی تعلق قائم ہو جائے تاکہ ہم اپنے مقصود کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں آمین۔

سرو دھرم سمیلن گورداسپور میں
احمدی نمائندگان کی تقریر

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو سرو دھرم سمیلن گورداسپور کے منتظمین کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا کہ ہم لوگ یہاں مورخہ ۲۴/۱۱ کو سرو دھرم سمیلن منعقد کر رہے ہیں اس میں تقاریر کرنے کے لئے آپ بھی اپنے نمائندے بھیجیں اس سمیلن میں تقریر کا عنوان "مانوتا دا اک دھرم ہے" ہوگا۔ اس دعوت نامہ کی روشنی میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ اور مکرم گیانی عبداللطیف صاحب پر مشتمل ایک وفد اس سمیلن میں شمولیت کے لئے گیا اس کا افتتاح مکرم جناب بخشی آفتاب سنگھ صاحب ضلع سیشن جج نے فرمایا اور صدارت کے فرائض مکرم سردار اجیت سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل گورداسپور نے ادا فرمائے۔

اس سمیلن میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں احمدی نمائندگان مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور مکرم گیانی عبداللطیف صاحب نے مندرجہ بالا موضوع "مانوتا دا اک دھرم ہے" پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جملہ مذاہب نے ہم سب کو وحدت کا پیغام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء اوتاروں اور گوروؤں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے انتہائی پیار کرکے اپنے عملی نمونہ سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا کہ "مانوتا دا اک دھرم ہے"۔

ہر دو احمدی مقررین نے گیتا اور سری گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں کو بھی موقعہ محل پر خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اور ان کی تشریح کی بعض تاریخی واقعات اس ضمن میں پیش کئے کہ حضرت محمد صلعم۔ شری کرشن جی اور شری گورو نانک جی نے اپنوں سے ہی نہیں بلکہ اپنے مخالفوں تک سے ایسا پیار کیا جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسے سمیلنوں کے نتیجہ میں انسان انسان سے محبت کرنے لگ جائے اور اس پیار محبت کی فضا میں ہر انسان اپنے اپنے رنگ میں اپنے اللہ، پربھو، پرماتما اور واہگورو کی حمد کے ترانے گا کر حقیقی شانتی، سکون و راحت حاصل کر سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار قادیان

مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ ماریشس سے اپنے تین عزیزوں کے ہمراہ مورخہ ۲۴/۱۱/۷۸ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے مورخہ ۲۹/۱۱/۷۸ کو سرینگر کے لئے تشریف لے گئے۔ — مکرم محمود بخش صاحب آف ماریشس مورخہ یکم دسمبر ۷۸ء کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ — مکرم منصور احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی درویش بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ — مورخہ ۱۲/۱۱/۷۸ کو مکرم عبدالمؤمن صاحب کارکن نظارت جائیداد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے احباب نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر و نیک صالح بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ — مورخہ ۳۰/۱۱/۷۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں عزیزم رفیق احمد ناصر اور نور الدین انور کی تقاریر کے علاوہ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب (آسامی) نے اپنی اور اپنے ساتھی مکرم سجاد الرحمٰن صاحب کی قبولیت احمدیت کے واقعات سنائے آخر میں محترم ڈاکٹر صاحب قائد خدام الاحمدیہ قادیان نے خدام کو بعض نصائح کیں۔ — مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ کافی عرصہ سے بوجہ دمہ بیمار چلے آرہے ہیں احباب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

از مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب انصاری حیدرآبادی مقیم قطر

[illegible] چوہدری [illegible] صاحب [illegible] مرحوم [illegible]

بانیں تیاریاں [illegible] ناتمام [illegible] مسکراتے [illegible] آنکھیں چھلکیں بھیگ گئیں

[illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible] تو [illegible] ایک دور [illegible] [illegible] احمدیہ [illegible] کی [illegible] کرپاتا [illegible] تو [illegible] پر آپ [illegible] عرصہ [illegible] اور [illegible] فانی [illegible] نگاہ [illegible] ہے۔

[illegible] لفظوں [illegible] جانے والے [illegible] ایک تقسیم [illegible] کا [illegible] بپا ہوتی تھی [illegible] کی [illegible] کو [illegible] زندہ [illegible] کل [illegible] خود اپنی [illegible] پھولوں کا وہ [illegible] اور دکھوں کا وہ [illegible] آج نہیں فانی [illegible] گیا۔ ایک اور "چراغ [illegible]" تھا سو آج [illegible] گیا۔

[illegible] تو [illegible] چمن [illegible]
تو [illegible] وہ [illegible] کیا کیجئے

[illegible] جو [illegible] کی بکھری پتیوں کو اکٹھا کرکے گلدان میں سجایا جا سکتا ہے [illegible] وہ [illegible] جسے کل کو عزیز از جان رکھا آج [illegible] دروں [illegible] شکوہ کناں ہے۔

[illegible] دوستو اور [illegible]! آج دنیا کی ہر ذی روح [illegible] آقابل اور جد و جہد کا دور دورہ ہے۔ فرد فرد [illegible] اور قوم قوم سے ممتاز حرف [illegible] "تابعہ" [illegible] ہے بے شک! [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے بعض پہلو بھی جہد اور ارتقاء کے معانقے ہیں! ہیبت کے حامل ہوتے ہیں لیکن تجربہ یہی کہتا ہے کہ ذاتی کوششیں اور مسلسل جد و جہد ہی امتیاز کا موجب ہوتی ہے [illegible] آ [illegible] پہ آمادہ ہو جاتی ہیں تو [illegible] اور [illegible] نہیں کرتیں۔ ان کی سرشت میں "بالیاقتی حسن" کا کوئی حصہ نہیں وہ "سرگشتہ خمار رسوم و قیود" بھی نہیں ہوتیں نہ انہیں لعنت سے کوئی حصہ ملا ہوتا ہے اور نہ ہی تخصیص و تقسیم تھا کوئی درک حاصل نہ جبلی نہیں جانتی کہ اسے کس آشیانے پر گرنا ہے یا یہ کرداں کون پری تمثال لبہد ناز خرام ہے یہ ابلہ [illegible] کا کام ہے۔ کہ وہ آنکھوں اور بلاؤں

[illegible] چشم کورسے [illegible] ایک الیا حصار اپنے جوانب [illegible] باندھیں کہ آندھیاں اس تک پہنچنے سے [illegible] عقوبت یا تبدلیٔ آزمائش سے انسان نے اپنے گرد حصار ڈھالیں اور [illegible] بنائے رکھنے کی [illegible] غفلت ہوئی کہ [illegible] فرد اور قوم کا امتیاز [illegible] کہ ان نے کس قدر [illegible] اور کتنے حصار اپنے اطراف باندھے ہیں۔ [illegible] کے [illegible] روشنی کے حصار اور عمل و جہد پیہم کے قلعے جہالت سے جنگ کرنے اور علم و اخلاق کے درس [illegible] تہذیب یا سانچے میں ڈھال کر دوسروں کے لئے حرزِ جان بنانے میں استحصال قوتوں کی صلاحیتوں کا بھرپور [illegible] رکھنا ضروری ہوتا ہے اس موقع پر ذرا سی کوتاہی بہت بڑی مات دے جاتی ہے۔ میرے عزیز دوست! چوہدری صاحب نے زندگی کے ان تقاضوں کو ہمیشہ ملحوظ رکھا اور اپنی زبان و قلم سے دوسروں کو بھی یہی درس دیتے رہے۔

سوچتا ہوں ان کی زندگی کے کون کون سے گوشے اجاگر کروں رگوں میں انتشار برپا ہے ہزاروں لفظ بکھرنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن [illegible] سنانے لگتا ہے کب سے سنبھالے بیٹھا ہوں۔ جی اُمڈا جا رہا اتنا ہجوم ہے کہ سمیٹے نہیں سمٹتا۔ سوچتا کچھ ہوں اور لکھتا کچھ۔ اس سے بڑا کرب کیا ہے کہ میری "نگار انگلیاں" "خامہ خونچکاں" بن کے سینۂ سوختہ میں ابھرتی تحریروں کو بگاڑتی جا رہی ہیں پچھلی تمام ملاقاتوں کے عکس اور خطوط کے ذریعہ ہوئی گفتگو کے تمام نقوش بلاکشوں کی طرح ہجوم [illegible] ہوئے ہیں دل ایک ایسا خرابہ معلوم ہوتا ہے جس کے در سبھی بلاکشوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ دروازوں پر کوئی پہرہ نہیں۔ کوئی راستہ روکنے نہیں [illegible] جی [illegible] سودا سمائے آئے۔ آج سب کی پذیرائی ہے [illegible] ایسے مواقع ہمیشہ نہیں نصیب ہوتے اس جہانِ [illegible] "خزاں" میں کون تجھ سے "خود گزیدہ" کے ساتھ بے خبرانہ رقص کر سکتا ہے؟ جیسے آنا ہو آئے پر دیوانہ دار آئے لیکن جانتا ہوں کہ

اگر اُٹھا بھی سے تیشہ بعشقِ تیشہ زنی
ہر ایک شخص کا حصہ نہیں ہے کوہ کنی

آج دنیا اعداد و شمار کی ہوگئی ہے۔

[illegible] دیوانے [illegible] پیمانے ہیں۔ ظاہر ہے خواب و خیال کا [illegible] اور کے لئے کیونکر جگایا جا سکتا ہے [illegible] ایک آئینہ ہر ایک [illegible] ہے لیکن بہت کم اس میں دیکھنے کا ظرف رکھتے ہیں آدمی کی "میزان" تو خود آدمی تھا۔ لیکن [illegible] "شناسائی" کا درک معدودے چند کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ میرے عزیز میرے بزرگ اور میرے دوست! تیری متاعِ جان و دل کا بدل میرے پاس چند آنسو ہیں یا پھر آہیں اور یادیں، وہ یادیں جن کے پہلو میں تیری صداقتیں اور خوشبوئیں ہیں۔ جنہیں تو نے دوسروں میں بے دام تقسیم کیا۔ [illegible] تو تیشے کے بغیر ہی کوہ کنی کر گیا!!

ہم سو اور عزیز شوق اکساتا ہے کہ اس دشت میں خوابِ گشتہ ہو لیکن جذبات یادوں کی زنجیر بن گئے ہیں۔ اُن رفیقوں سے جنہوں نے میرے عزیز کی قربت سے زیادہ حصہ پایا ہے، توقع ہوں کہ وہ لہو کو گرم رکھنے کا بہانہ ڈھونڈیں گے جن لوگوں نے اپنے لہو کے چراغ جلائے ہیں وہ قابلِ فراموش نہیں ہوتے۔ میرے پیارو! آگے بڑھو اور ان لمحوں کا حساب پیش کرو جو تمہارے ذہن و دل پر نقش ہو گئے ہیں۔ گو کہ یہ ایک سِر ہے جو آج تک عیاں نہیں ہوا کہ خون کے اس لوتھڑے میں جسے دل کہتے ہیں گداز کیونکر پیدا ہوتا ہے اور آنکھ خود بخود کیسے بھر آتی ہے کوئی کس طرح کسی کے دل میں "کھب" جاتا ہے۔ لیکن یہی سمجھ اور یقین کیا جاتا ہے کہ ضرور ایک صداقت اور حقیقت ہے جو پسِ پردہ ہے ستم گروں کے لئے جائے غور ہے جب ہر کوئی اپنے اندر ایک ہجومِ شوق اور ایک دنیائے ارمان سجائے پھرتا ہے۔ تو پھر کیونکر دوسروں کے ساتھ بے اعتنائی برت کر اپنے شوق و ارماں کی تکمیل و پذیرائی کا یقین کیا جا سکتا ہے؟ دل نہیں مانتا دماغ تسلیم نہیں کرتا۔ "تار نگاہ نایاب" ہوا جاتا ہے اور سینہ دفورِ اندوہ سے پایاب۔ ماضی کا کھنڈر آج معزول ہے، پھر بھی خراجِ دھول کئے جا رہا ہے یادوں کے قافلے پیروں کے [illegible] باندھے حضورِ قلب سے گذر رہے ہیں ضبط کو یارا نہیں۔ [illegible] رعنا سا پُر وقار چہرہ آنکھوں کے آگے سے ہٹ نہیں پاتا۔

قریباً پندرہ [illegible] سے اپنے گھر اور وطن سے سینکڑوں میل دور پڑا ہوا ہوں۔ کہاں وہ اپنے [illegible] شہر کے شوخ و شنگ، ہنسے مسکراتے اور ہنستے بکھرتے آزاد لمحے اور کہاں خلیج کے [illegible] اور گرد سے کیسلے پانیوں میں گھرا خشک و بنجر زمین کے سینے پر رینگتی ہوئی پابند زندگی کی گھڑیاں دل تو دلیے تیسے گزر جاتا ہے لیکن [illegible]۔

صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

یا تو کتابیں ہوتی ہیں یا چند دوستوں کے نامے۔ چوہدری صاحب سے مسلسل خط و کتابت رہتی تھی اگر کبھی تین مہینوں سے یہ سلسلہ دونوں طرف سے بند تھا اس کی وجہ اِدھر تو یہاں کے مخصوص حالات تھے اور اُدھر یہاں [illegible] کے پیشِ نظر احتیاط تھی یہی ہاں کہتا ہوں کہ تعطل کے یہ دن کس قدر [illegible] ترغیب دہ رہتے۔ چوہدری صاحب [illegible] اپنے خلوص سے مجبور ہو کر لکھا بھی تو حالات پر تشویش کے اظہار کو خیبت اور نکتہ کے ایسے سانچے میں ڈھال کر [illegible] کو یوں شہد میں ڈبو کر برسوں ان کا [illegible] میری یادوں کے سرمائے میں محفوظ رہے گا۔ ہر ضرورت کے وقت مناسب اور مفید مشورہ دیتے اور باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے ہر طرح کی مدد پہنچانے سے گریز نہ کرتے اپنے فرائض سے دلچسپی اور ان کی ادائیگی میں سلیقہ و ذہانت موصوف کا خاصہ تھا۔ بہشتی [illegible] سے جب تک [illegible] وابستہ رہے، انتھک محنت اور بہتر بلور با سلیقہ نگرانی سے واقعی اسے نمونۂ بہشت بنا دیا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے نئے یہ تیاریاں تھیں، ورنہ ہم سے پہلے خود نہ چلے جاتے جب بیت المال سے متعلق ہوئے تو دوستوں سے یوں محبانہ تعلقات استوار کئے کہ بہتیرے "مقروض" میر انداز ہونے پر مجبور ہوئے حضرت فضل عمر کے ساتھ طبیعت کو خاص لگاؤ تھا ایک عرصہ تک وابستہ رہے تھے اس زمانے کے واقعات کا جب کبھی ذکر کرتے تو خلوص و صدق کے ایسے جذبے [illegible] تھا کہ سننے والے سرشار ہو جاتے۔

وقت اور ذرائع کی تنگی کے پیشِ نظر مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ربِ کریم اپنے اس مخلص و [illegible] سادگی بندے پر لازوال برکتیں نازل فرمائے ان کی بیگم و نیز دونوں صاحبزادیوں کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کے دکھوں اور تکلیف کا مداوا فرمائے حضرت میاں صاحب کے لئے بھی ایک دیرینہ رفیق اور ایک بہترین نائب کارکی جدائی یقیناً قلق اور درد کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زخم کا اندمال فرمائے اور ایسے مخلصین کو آگے لائے جوان کے کاموں میں اگلوں سے بڑھ کر معاون ثابت ہوں۔ میرے عزیز تیرے لئے یہی میری آرزو ہے کہ

آسماں تیری لحد پر گہر افشانی کرے
ابرِ نور ستہ تیرے گھر [illegible]

جماعت احمدیہ [illegible] کا [illegible] جلسہ

مسجد احمدیہ کا سنگِ [illegible] [illegible] اور [illegible]

از [illegible] مولوی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] پنجہ پور [illegible] اور آج آپ کی [illegible] آباد [illegible] اور [illegible] چیفہ پور [illegible] سالانہ [illegible] تیاریاں [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] حیدرآباد [illegible] مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible] اجلاس کی کارروائی زیرِ صدارت محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible] اور نظم مکرم جمیل احمد صاحب نے پڑھی۔ [illegible] برکات خلافت [illegible] جماعتِ احمدیہ [illegible] مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible] مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ہوئی۔ یہ اجلاس شام پانچ بجے [illegible] ۔

مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

باوجود [illegible] پر دو سو سے زائد افراد [illegible] ہے لیکن بعض قانونی پیچیدگیوں کے پیشِ نظر مسجد احمدیہ کی تعمیر اس وقت تک نہیں ہو سکی تھی چنانچہ اس روز جماعت احمدیہ چیفہ پور نے یہ پروگرام مرتب کیا کہ جماعت کی دستہ [illegible] پیشِ نظر مسجد کا ہونا از بس ضروری ہے چنانچہ ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے مختص کیا گیا اور تمام احباب جماعت وہاں تشریف لے گئے اور خاکسار نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد [illegible] دل کے ساتھ رکھنے کی سعادت حاصل کی بعدہ محترم مولوی محمد عبداللہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

ناصرات الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تلاوت و نظم کے مقابلے

بعد نماز عشاء ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے چیفہ پور کی ناصرات اور اطفال کے تلاوت و نظم کے انعامی مقابلے بھی ہوئے اس سلسلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات بھی دیئے گئے تاکہ آئندہ بچوں کو شوق پیدا ہو۔

دوسرا اجلاس

۱۳ نومبر رات ساڑھے نو بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد کی زیرِ صدارت شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد جمیل احمد صاحب نے تلگو زبان میں ہندو مذہب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان فرمائی کیونکہ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں ہندو افراد نے شرکت کی تھی اور اس تلگو زبان کی تقریر کو بہت ہی دلچسپی سے سنا گیا۔ بعدہ بعض ہندو افراد نے سوالات کی اجازت چاہی چنانچہ ان کو موقعہ دیا گیا۔ ان اعتراضات کے تسلی بخش جوابات خاکسار نے دوران جلسہ دیئے ازاں بعد مکرم محمد [illegible] الدین صاحب آف چنداپوری نے عالمگیر تبلیغ اسلام کے عنوان سے تقریر کی۔ بعدہ مکرم سمیع اللہ صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی نے غیر از جماعت کی بعض غلط فہمیاں اور ان کا حل کے عنوان سے ایک مدلل تقریر کی جس کو بہت ہی پسند کیا گیا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی اور یہ جلسہ رات کو ایک بجے بعد دعا ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اس اجلاس کے بہترین نتائج اللہ تعالیٰ پیدا کرے۔

دوران جلسہ پانچ افراد نے بیعت کی اور حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے اور مزید سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کیلئے پیش خیمہ ثابت ہو۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جماعت نے بھرپور تعاون دیا۔ خاص طور پر محترم حشمت اللہ صاحب صدر جماعت، مکرم فرحت اللہ صاحب مرحوم مکرم رحمت اللہ صاحب مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب نے اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے رات دن کام کیا۔ لنگر خانہ کا بہترین انتظام تھا جو چنداپور کی لجنات کے زیرِ نگرانی تھا اور تقریباً دو صد افراد کا کھانا تین وقت بہترین رنگ میں تیار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا کرے آمین

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب تماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

”وہ پھول جو مرجھا گئے“ کے عنوان کے تحت جماعتِ احمدیہ کے تاریخی اور قابلِ قدر درویش بھائیوں پر چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم نے بیسیوں مضامین تحریر کئے آج انہیں پر عقیدت کے چند پھول نچھاور کر رہا ہوں۔ [illegible] ۔۔۔ آپ کے اوصاف کے بیان کے لئے میرے پاس شایانِ شان الفاظ نہیں ہیں میں وہ اسلوبِ بیان کہاں سے لاؤں جو اس [illegible] کی تصویر کشی کر سکے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں اس کا حق ادا نہیں کر پاؤں گا۔ کیونکہ یہ موضوع صرف چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم گجراتی کی ذات سے ہی مخصوص تھا۔

علمی اور ادبی حیثیت سے چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم گجراتی کا جماعت احمدیہ میں ایک الگ مقام ہے آپ کی ہوش مندی ماضی اور حال کی تمام بصیرتوں کی آئینہ دار تھی۔ مطالعہ گہرا اور وسیع مشاہدہ باریک اور تیز ایک بلند پایہ ادیب کی حیثیت سے بھی تاریخ احمدیت میں آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اردو ادب سے آپ کو گہری دلچسپی تھی اور اسی دلچسپی کے نتیجہ میں بہت سے گرانمایہ اور بلند پایہ مضامین آپ نے تحریر کئے اسلامی لٹریچر میں شروع سے آج تک [illegible] پر مضامین اور کتب لکھی گئی ہیں لیکن چوہدری صاحب مرحوم نے انہیں باتوں کو بیان کرنے میں ایک نیا رنگ پیدا کر دیا ہے۔ آپ نے جو مضامین مختلف موضوعات پر لکھے ہیں ان میں ایک بات مشترک ہے اور وہ ہے آپ کا سلجھا ہوا اندازِ بیان اور پُر زور طریقِ استدلال وہ بات کو سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا اچھی طرح جانتے تھے اور شعوری طور پر اس امر کی کوشش کرتے کہ ان کے مضمون کا کوئی حصہ فطری الجھاؤ یا بیان کی پیچیدگی کی نذر نہ ہو جائے چونکہ فطری طور پر ذوقِ مطالعہ رکھتے تھے اس لئے آپ کے علم اور معلومات دینی و دنیوی میں بہت وسعت ہو گئی تھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ سے بہت آگاہی تھی اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دور کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ مرحوم کے پاس مذہبی کتابوں کے علاوہ ادبی کتب کا بھی ذخیرہ تھا مطالعہ کی وسعت نے ان کے قلم میں رعب و دبدبہ اور طرزِ تحریر میں ایک شوکت پیدا کر دی تھی گو آپ نے کبھی تقریر نہیں کی لیکن حالات و واقعات کو ضبطِ تحریر میں لانے میں ایک خاص ملکہ تھا۔

ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی مرحوم صدر شعبہ اردو بہار لکھتے ہیں۔

”فیض صاحب اردو ادب کا بہت ستھرا مذاق رکھتے ہیں انہیں [illegible] و ادب سے گہرا تعلق ہے ان کے مزاج کا جمالیاتی پہلو نمایاں ہے۔ میں نے فیض صاحب کے بہت سے مضامین پڑھے ہیں اور ان کی ادبی حیثیت [illegible] حقیقی پایا ہے انہوں نے مذہبی، اخلاقی، سماجی اور عام [illegible] مضامین لکھے ہیں ان مضامین میں اسلوبِ بیان اور طرزِ بیان کی دلفریبی بھی ملتی ہے ان کے مضامین میں جذبہ کا گداز [illegible] طور پر محسوس ہوتا ہے تخیل کی کامیاب کارفرمائیاں بھی ملتی ہیں انہیں بندشِ مضامین اور عبارت آرائی کا بہت اچھا سلیقہ حاصل ہے“۔

(مقدمہ اردو ادب کا احمدیہ دبستان)

آپ کو افسانہ نگاری کا بھی بہت شوق تھا آپ نے اپنے افسانوں میں ادب اور اخلاق کو بڑی خوبصورتی سے فنی پیرایہ میں متوازن انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ کا ایک افسانہ ”میں پھول اپنی شگفت کی آواز“ پٹنہ بہار کے ایک مشہور ادبی رسالہ ”مریخ“ میں شائع ہوا۔ اور بھی بہت افسانے تحریر کئے ہیں سب افسانے پُرمغز اور اصلاحی ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر ایک فنکارانہ حسن رکھتے ہیں۔ مرحوم کو یہ شرف اور امتیاز بھی حاصل تھا کئی سال تک سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر اور خطبات کو

باقی صفحہ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی یادگیر میں دینی مصروفیات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ یادگیر (کرناٹک)

مورخہ ۶ اور ۷ نومبر ۱۹۷۸ء جماعت احمدیہ یادگیر میں خوب گہما گہمی رہی۔ شمولی حیدرآباد نواحی جماعتوں سے آنے والے مہمان ساڑھے تین صد کے لگ بھگ تھے جس کے باعث جلسہ گاہ میں اچھی خاصی رونق رہی۔

درس و نماز: اثنائے قیام محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں نمازیں پڑھاتے رہے اور درس و تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب بھی احباب جماعت سے خطاب فرماتے رہے اور نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔ جس سے ایک عجیب روحانی فضا قائم رہی۔

قیام و طعام: قیام و طعام کا بھی عمدہ اور اچھا انتظام تھا اور بفضلہ تعالیٰ بڑی خوشی اور مسرت سے یہ ایام گزر گئے۔

تربیتی و مشاورتی اجلاس: جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے جہاں پر سیمینار اور جلسہ کا عمدہ اور اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا وہاں پر مسجد احمدیہ یادگیر میں مورخہ ۷ نومبر بروز منگل ایک شاندار تربیتی و مشاورتی جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

چنانچہ یہ جلسہ ٹھیک بارہ بجے دوپہر زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی منعقد کیا گیا جس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب آف سکندرآباد نے کی اور نظم عزیزم رشید الدین صاحب سلمہ اللہ نے پڑھی۔

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی جس میں احباب جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے ان پر عائد شدہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دوسری تقریر محترم جناب محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان آف مدراس کی تھی جس میں آپ نے فرمایا کہ مسیح کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ کے درخت ہیں اگر ہم بے ثمر اور خشک ہیں تو کاٹ دئے جائیں گے۔ سرسبز اور پھلدار بنیں تو زندگی ہماری عملی حالت اچھی اور بہتر ہونی چاہیئے آپ نے جماعتی ترقی کے لئے دو تجویزیں رکھیں ایک یہ کہ ہمارا ایک ہیوی آفسٹ پریس ہونا چاہیئے خواہ ہندوستان میں کہیں بھی ہو اور دوسرا پلیٹ فارم۔ تیسری تقریر مکرم احمد حسین صاحب (بڑے بھائی) آف حیدرآباد کی تھی آپ نے یادگیر کے بزرگ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے بعض واقعات سنائے اور احباب کو محظوظ کیا۔ چوتھی تقریر مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب آف سکندرآباد نے کی۔ آپ نے جماعتی ترقی اور نئی نسل کی اصلاح کے لئے کتب سلسلہ کے مطالعہ اور امتحان میں شرکت کی اہمیت کو اچھے رنگ میں بیان فرمایا اور اپنی چند تجاویز کو پیش کیا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی نسل کی اصلاح اور تربیت ہو سکتی ہے۔ پانچویں تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے کی آپ نے چند تاریخی واقعات بیان کئے اور فرمایا کہ اپنے اندر اس قسم کا ایمان پیدا کرنا لازمی ہے تبھی ہماری اصلاح اور تربیت ہو سکتی ہے۔ چھٹی تقریر مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تھی آپ نے اپنے مخصوص اور پُر جوش انداز میں عملی حالت درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ساتویں تقریر خاکسار منظور احمد کی تھی جو مشکلات اس وقت ہمارے سامنے تھیں ان کو بیان کیا اور بعض امور میں احباب جماعت کو تحمل پیدا کرنے کی تلقین کی۔ سب سے اہم مسئلہ رشتہ ناطہ کا ہے اس میں جماعت کے ہر فرد کے تعاون کی ضرورت ہے اسی تعلق میں خاکسار نے تفصیل سے اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کیا۔ آٹھویں تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی اور اس میں ایک سکول اور ہوسٹل کے قیام کا مطالبہ رکھا تا کہ ہماری نئی نسل غیروں کے ماحول سے محفوظ رہ کر تعلیم حاصل کر سکے آپ نے جماعت کی طرف سے اس کارِ خیر میں دو ایکڑ زمین دینے کا بھی وعدہ فرمایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خطاب محترم صاحبزادہ صاحب: محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام تقاریر اور تجاویز کا خیر مقدم اور حوصلہ مندانہ جواب دیتے ہوئے آپ نے مختلف پیرایوں میں سمجھایا اور دراسی امور کا وعدہ کیا اور یقین دلایا کہ جیسے جیسے حالات سازگار ہوتے جائیں گے ہم ان امور پر عمل کرتے جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ: محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے صوبائی زبانوں میں لٹریچر کی تیاری اور اشاعت کیلئے فرمایا کہ آپ اپنے علاقوں میں یہ کام کریں نظارت تعاون دے گی۔

ٹھیک ۲ بجے ہمارا یہ اجلاس ایک لمبی اور پُر سوز دعا پر جو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے کرائی اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب پل چکر کے نکاح کا اعلان عزیزم ندیم احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب گلبرگی کے ہمراہ مبلغ گیارہ صد پچیس روپیہ حق مہر پر کیا اور دعا فرمائی۔

بعدازاں جملہ مہمانانِ کرام کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی مورخہ ۸/۱۱ کو بارہ بجے دن حیدرآباد کیلئے روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۷ ستمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کیرنگ میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی شہید اللہ صاحب صدر جماعت کیرنگ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب نے ایک بنگلہ نظم سنائی بعدہ تقاریر کا آغاز ہوا سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی نامدار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کیرنگ کی تھی آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہونے والے امام مہدی کو مانا ہے خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان فضل کے ساتھ ساتھ ہی ہماری ذمہ داریاں بھی بڑی عظیم ہیں۔ دوسرے نمبر پر مکرم عبدالرؤف صاحب نے فریضہ تبلیغ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریک وقف عارضی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی

بعدہ مکرم مولوی شہید اللہ صاحب صدر جماعت کیرنگ نے تقویٰ کے لغوی و اصطلاحی معنے بیان کرتے ہوئے قرآنی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت متعین کی۔ جو اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات متقی کو ملتے ہیں ان کو کسی قدر اختصار کے ساتھ بیان کیا۔ چوتھی تقریر مکرم ماسٹر امین علی صاحب کی تھی۔ وہ جو خدا کے فضل سے حال ہی میں اپنے علاقہ کے یونین کونسل پر دھان مقرر ہوئے ہیں خدا تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ قوم و ملت کی خدمت کا موقعہ دے۔ آخری تقریر مکرم ماسٹر شرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ جماعت کلکتہ نے کی مقرر موصوف نے عہدیداران جماعت کو باری باری ان کے عہدوں کی اہمیت اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی سب سے آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں خلافت کی برکات نظام سلسلہ کی برکات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا اور دعا کی تحریک کی اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج صوبہ بنگال

بقیہ صفحہ ۳: بطور زود نویس قلمبند کرتے رہے اسی طرح آپ آخری وقت تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف اہم ذمہ داریوں کو نہایت خوش اسلوبی سے بجا لاتے رہے کئی سال سے ناظر بیت المال (آمد) کا اہم کام آپ کے سپرد تھا۔

مرحوم بے شمار علمی و ادبی خوبیوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی خوبیوں کے بھی مالک تھے انداز گفتگو کی نرمی مخاطب سے مخالف تر انسان کو بھی ایذا نہ پہنچنے دیتی تھی چوہدری صاحب کی ذات میں ایک بڑی پیاری اور قابل تقلید بات جو میں نے مشاہدہ کی وہ یہ کہ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام مقدس افراد سے بے حد محبت اور عقیدت تھی زمانہ طالب علمی میں میں نے بہت ہی قریب سے یہ نظارہ دیکھا کہ جب کبھی آپ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے ملتے تو چہرے پر بشاشت ایک سنجیدگی اور احترام نمایاں ہو جاتا اور نہایت ہی ادب سے کھڑے ہو جاتے اور جب گرمجوشی سے دست بوسی کرتے اور جب کبھی تحریری رنگ میں آنمحترم سے مخاطب ہوتے تو بڑی عقیدت اور اخلاص سے بات کرتے۔ یہ دیکھی کہ آپ بتقاضائے عشق و عقیدت مسجد مبارک کے اس حصہ میں بیٹھتے جہاں مسیحائے زماں علیہ السلام نے نمازیں ادا فرمائیں اور جہاں اصحاب اہل فارس کی مقدس محفلیں جمتیں۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے درویشی کی سعادت بخشی تھی جسے قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے آخری آرامگاہ بہشتی مقبرہ نصیب کی۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ
آمین۔

لجنہ اماء اللہ مدراس کا پہلا سالانہ اجتماع

ریورٹ مرسلہ :- محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مدراس

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ مدراس کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ ٹھیک چار بجے نئے تعمیر شدہ دار التبلیغ (احمدیہ مسلم مشن) میں زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان منعقد ہوا۔

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ ظہیر النساء صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور خاکسارہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں احمدی بہنوں کو اُن کی خاص ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد مندرجہ ذیل بہنوں نے مختلف تقاریر۔ اُردو۔ انگریزی اور تامل زبان میں کیں۔

عزیزہ حسینہ بیگم نے "قرآن مجید کی تعریف" کے عنوان پر محترمہ صادقہ احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں" کے عنوان پر اور عزیزہ نیاز سلطانہ نے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات" پر انگریزی میں تقریریں کیں۔ جن کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

عزیزہ طیبہ صدیقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عنوان پر روشنی ڈالی اور پھر محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ دورانِ جلسہ ناصرات کی دو بچیوں عزیزہ درثمین، عزیزہ زاہدہ بیگم نے سوال و جواب کے رنگ میں بڑے اچھے پیرائے میں اللہ تعالیٰ کے ثبوت میں دلائل پیش کئے۔ جس پر خوش ہو کر محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے از راہِ شفقت بچیوں کو انعامات بھی عنایت فرمائے۔ جزاہم اللہ۔

ایک ہندو عورت meenakshiammal ہندو مذہب کی نمائندہ تھیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح ہماری ایک نو مسلم احمدی بہن سوکھماری جنہوں نے ایک سال پیشتر احمدیت قبول کی تھی ایک ایمان افروز تقریر تامل زبان میں کی۔ ان کو قبول احمدیت کی وجہ سے بہت تکالیف کا سامنا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بہن کو استقامت عطا فرمائے اور ان کی تکالیف کو دور فرمائے۔ اور انکے سسرال کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بعد ازاں محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے اسلامی پردہ پر روشنی ڈالی۔ پھر عزیزہ ناہیدہ بیگم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی جو تامل زبان میں تھی۔ عزیزہ رشیدہ کمال الدین نے انگریزی میں تقریر کی۔ آخر میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے اپنے صدارتی خطاب میں بہنوں کو یوں مخاطب فرمایا کہ احمدی بہنیں اپنے بلند مقام کو یاد رکھیں اور اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس کو عملی جامہ پہنائیں۔ خود نیک بنیں اور اپنی اولادوں کو نیک بنائیں۔ ان کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھیں انہیں اسلامی احکام کی طرف گامزن کریں دوسری بات جس کی طرف آپ نے خصوصیت کے ساتھ زور دیا وہ یہ کہ احمدی مستورات آدابِ مجلس اور آدابِ جمعہ کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے تعلق سے بہت سی احادیث ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دوران خطبہ بولنا اور شور کرنا منع ہے۔ صفیں سیدھی رکھنا اور ایک دوسرے کے مونڈھے جُڑے رہنا چاہیئے مختلف جگہ کی بہنیں جمع ہونے کی وجہ سے آج میں نے اس چیز میں بہت کمی محسوس کی ہے۔ آپ نے ناصرات کی تنظیم کو موثر رنگ میں کام کرنے کی ہدایات بھی دیں۔

صدر صاحبہ مرکزیہ نے اس امر پر زیادہ زور دیا کہ احمدی مستورات کو پردہ کرنا چاہیئے۔ پردہ کا حکم قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے اس کو نظر انداز کرنا قرآن شریف کے احکام کو نظر انداز کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جو قرآن شریف کے سات سو احکام میں سے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے لہذا جو بہنیں احمدیت میں داخل ہوتے ہوئے پردہ نہیں کر رہیں۔ اُن احمدی بہنوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ پردہ شروع کریں اور قرآن مجید کے اس حکم پر عمل کرنے والیاں بنیں۔

آخر میں آپ نے تمام بہنوں کا شکریہ ادا

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۰ پر)

دوسری قسط نتیجہ دینی نصاب سال ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جن احباب نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "ضرورۃ الامام" اور "تقریریں ۱۹۰۸ء" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء) کا امتحان دیا تھا اُن کے نتیجہ کی دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ کامیاب ہونے والے احباب کو اللہ تعالیٰ کامیابی مبارک کرے۔ اور اُن کے علم و ایمان میں ازدیاد عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ بینگاڑی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ایس وی زین الدین صاحب	۷۷/۱۰۰
۲	" اے پی انور احمد صاحب	۶۸
۳	" کے پی ہمزہ صاحب	۶۵
۴	" کے پی زبیر صاحب	۶۵
۵	" سی کے تمر الدین صاحب	۶۳
۶	" کے پی ابوبکر صاحب	۶۳
۷	" ایس وی عبد اللہ صاحب	۵۴
۸	" کے پی اکبر شاہ صاحب	۵۰
۹	" ٹی کے شمس الدین صاحب	۷۱
۱۰	" پی پی شعیرہ صاحب	۷۰
۱۱	" بی منصور احمد صاحب	۷۴

۲۔ کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ	۷۶
۲	" منظور عالم صاحب	۳۵
۳	" شیخ روشن علی صاحب	۵۸
۴	" محمد عبد اللہ صاحب	۶۲
۵	" ماسٹر مشرق علی صاحب	۸۰

۳۔ سکندر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم اکبر ور احمد صاحب ممتاز	۵۳
۲	مکرمہ قمر بانو صاحبہ	۳۳
۳	" رضیہ سلطانہ صاحبہ	۳۳
۴	" فرحت اختر الدین صاحبہ	۶۲
۵	" مسرت جہاں زرین صاحبہ	۳۳
۶	" تسنیم النساء صاحبہ	۳۳
۷	" فہمیدہ ناز صاحبہ	۴۷
۸	" اختر سلطانہ صاحبہ	۳۵
۹	" فرخ دردانہ صاحبہ	۴۶

۴۔ بھدرواہ (کشمیر)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ سلیمہ بانو منڈاشی صاحبہ	۵۶
۲	مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی	۶۶

۵۔ اٹارسی (M.P)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مفضل حسین صاحب	۷۰
۲	" ابرار حسین صاحب	۳۳
۳	" محمد اسلم صاحب	۳۴

۶۔ گلبرگہ (کرناٹک)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم غلام محی الدین صاحب	۸۴/۱۰۰
۲	" غلام حمید الدین صاحب	۳۳
۳	" محمد حبیب الدین صاحب	۴۲
۴	مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ	۵۰
۵	مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ایم۔اے	۷۱
۶	" غلام شفیع الدین صاحب	۴۸
۷	" غلام نعیم الدین صاحب	۵۵
۸	" محمد یوسف صاحب قریشی	۶۹

۷۔ کٹک (اڑیسہ)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم دلبیر خان صاحب	۶۷

۸۔ چودوار

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم فضل الرحمٰن خانصاحب	۶۶
۲	" شیخ تعظیم احمد صاحب	۶۰
۳	" شیخ فاروق احمد صاحب	۷۰
۴	" انوار خانصاحب	۶۲
۵	" ناصر احمد خان صاحب	۶۵
۶	" سلطان احمد خان صاحب	۵۷
۷	" روشن احمد خان صاحب	۴۱
۸	" رحمان خان صاحب	۶۰

۹۔ موسیٰ بنی مائنز

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم منور احمد خان صاحب	۷۱
۲	" شیخ داروغہ صاحب	۷۸
۳	" شرافت احمد خانصاحب	۵۱
۴	" شیخ ہمدم احمد صاحب	۷۵
۵	" محفوظ الرحمٰن صاحب	۳۵
۶	" نذیر احمد خان صاحب	۵۰
۷	" شکیل احمد صاحب	۷۲
۸	" ایجابل خانصاحب	۷۱
۹	" شیخ فیروز احمد صاحب	۶۴
۱۰	" جبار خانصاحب	۶۲
۱۱	" منصور خان صاحب	۶۵
۱۲	" مظفر خانصاحب	۶۰
۱۳	" شیخ بشارت احمد صاحب	۶۱
۱۴	" مجید خان صاحب	۳۳

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۲ پر)

وصیتیں

اَطلاع:- وصایا منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہٰذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۱۲ — مَیں امۃ الرؤف بنت مکرم مرزا وسیم احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے مَیں ابھی تعلیم حاصل کر رہی ہوں مجھے اپنے والد بزرگوار کی طرف سے ۵۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور ہر ماہ باقاعدگی سے ادا کرتی رہوں گی بعد فراغت تعلیم جب بھی اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کرونگی یا آمدنی کی صورت پیدا ہوگی تو اس کی باضابطہ طور پر سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو اطلاع کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی اور میرے ورثاء اس کی ادائیگی کے پابند ہونگے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

مرزا وسیم احمد — امۃ الرؤف — عبدالقدیر درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۱۳ — مَیں سماۃ مرضیہ خاتون زوجہ مکرم شاہجہان خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مَیں سماۃ مرضیہ خاتون اہلیہ شاہجہان خان ساکن کیرنگ بلاجبر و اکراہ وصیت کرتی ہوں۔ میری اِس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ بھی نہیں ہے میرا گذارہ خاوند کی کمائی پر ہے۔ مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ہے جو خاوند کے ذمہ ہے مَیں اس کا ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں آئندہ اگر مَیں نے کوئی جائیداد پیدا کی، تو اس کا ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

شیخ ابراہیم صدر جماعت — مرضیہ خاتون، دستخط شاہجہان خاں کیرنگ — شیخ عبدالحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۱۴ — میں شیخ عباس ولد مکرم شیخ تاج صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زمین چار مان قیمت اندازاً ۸۰۰۰/- (آٹھ ہزار روپے) واقعہ کیرنگ۔

منقولہ جائیداد اس وقت کچھ نہیں مَیں اس وقت موسوٰ بنی میں ملازم ہوں ماہانہ تنخواہ چار صد روپے ہے جس کی میں ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر بعد میں مَیں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا انشاء اللہ۔ اور میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہوگی تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

شیخ ابراہیم صدر جماعت کیرنگ — شیخ عباس — شیخ عبدالحلیم انچارج مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۱۵ — مَیں سماۃ ظاہرہ بی بی زوجہ مکرم شیخ عباس صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ حال موسیٰ بنی بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

کان کا پھول سونا وزن ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً ۱۰۰/- مہر جو خاوند کے ذمہ ہے جو قابل ادا ہے ۵۰/- کل میزان ۱۵۰/- ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں اگر مَیں بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہونگی انشاء اللہ۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی مَیں مندرجہ بالا ۱۵۰/- پندرہ صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ کیرنگ — نشان انگوٹھا ظاہرہ بی بی — شیخ عبدالحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۱۶ — میں سماۃ باسنا بی بی زوجہ مکرم ہارون خاں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال موسیٰ بنی ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مَیں آج مندرجہ ذیل جائیداد کی ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زمین دو مان زرعی قیمت اندازاً ۵۰۰۰/- (۲) زمین باڑی ۱۰ گونٹھ قیمت اندازاً ۲۰۰۰/- ۔ کل میزان ۷۰۰۰/- ۔ اس کے علاوہ میرے پاس منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ مہر چار صد پچاس روپے تھا جس کے بدلہ میں مندرجہ بالا زمین میرے نام ہوئی ہے۔

اس کے بعد اگر مَیں کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زرعی زمین و دکان کا حصہ آمد بھی زندگی بھر ادا کرتی رہونگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

شیخ ابراہیم صدر جماعت — باسنا بی بی (دستخط اُڑیہ میں) — شیخ عبدالحلیم مبلغ انچارج حال انسپکٹر وصایا

نتیجہ دینی نصاب بقیہ صفحہ ۹ کالم ۴

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۵	مکرم اسحاق خانصاحب	۴۲/۱۰۰
۱۶	" خوسف احمد خانصاحب	۶۷
۱۷	" سرفراز خانصاحب	۵۵
۱۸	" ہدایت خاں صاحب	۶۲
۱۹	" شیخ نعمان صاحب	۳۶
۲۰	" شوکت خاں صاحب	۵۰
۲۱	" شریف محمد صاحب	۷۰
۲۲	" طیب احمد خاں صاحب	۴۳
۲۳	" غلام عظیم صاحب	۵۴
۲۴	" رزاق محمد صاحب	۴۳
۲۵	" امام خانصاحب	۵۰
۲۶	" شیخ احمد حسین صاحب	۵۶
۲۷	" کریم خاں صاحب	۵۰

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۸	مکرم مسعود خان صاحب	۵۷/۱۰۰
۲۹	" شمشور احمد خانصاحب	۷۵
۳۰	" مبشر محمد صاحب	۵۰
۳۱	" فرمود احمد خاں صاحب	۷۵
۳۲	" افتخار احمد صاحب	۶۶
۳۳	" انور احمد خاں صاحب	۷۱
۳۴	" محمد عکیم صاحب	۵۰
۳۵	" رحیم خاں صاحب	۵۵
۳۶	" منظور احمد صاحب	۵۷
۳۷	" شیخ اعظم احمد صاحب	۵۳
۳۸	" منور احمد خانصاحب	۶۰
۳۹	" شیخ شریف صاحب	۷۰
۴۰	مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ	۵۶
۴۱	" زریمن بی بی صاحبہ	۸۰
۴۲	" شفاتون بیگم صاحبہ	۱۰

لجنہ اماء اللہ مدراس کا اجتماع بقیہ صفحہ ۹

کیا اور ایک لمبی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اِس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ باوجود بارش کے چند معزز غیر احمدی مستورات آئی تھیں۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔ اور اس طرح غیر احمدی بہنوں میں تبلیغ کا بہترین موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔ اِس اجتماع میں شمولیت کیلئے حیدر آباد سے محترمہ معظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور کبریٰ بیگم صاحبہ نگران ناصرات بھی تشریف لائی تھیں۔ اور بہت سی مستورات کیرالہ۔ بنگلور۔ میل وشارم۔ میلا پالم سے بھی آئی تھیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری صدر صاحبہ کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کی ان نصائح پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ولادت

خاکسار کے ہمزلف مکرم اقبال احمد صاحب جنگڑہ ہیلتھ انسپکٹر یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۷۸ء کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "فرحت النساء" رکھا گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچی کو صحت و سلامتی والی عمر عطا کرے۔ اور بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین کی خادمہ بنائے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

قسط دوم

عیدالاضحیہ ۷۸ء کے موقع پر قربانی دینے والے افراد

عیدالاضحیہ ۱۹۷۸ء (۱۳۹۸ھ) کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے واکے لئے رقوم بھجوائی ہیں اُن کے اسماء کی دُوسری قسط بغرضِ دُعا ذیل میں درج کی جارہی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منوّر مبلغ مارشیس نے درجِ ذیل ۱۲ قربانیوں کی اطلاع بھجوائی :-

مکرم احمد ڈومن صاحب	مارشیس	۱	قربانی
مکرمہ بیوہ کمال یونس صاحب	"	"	"
مکرم مسٹر غلام بھستو صاحب	"	"	"
مکرمہ حسینہ ناجہ " صاحبہ	"	"	"
" بلقیس سوکیہ صاحبہ	"	"	"
" عزیز سوکیہ صاحبہ	"	"	"
مکرم صدیق احمد صاحب منوّر	"	"	"
" محمد سوکیہ صاحب	"	"	"
" رفیق زاب علی صاحب	"	"	"
مکرمہ ثمینہ بدحن صاحبہ	"	"	"
مکرم محمود نیپول صاحب	"	"	"
" ستار سوکیہ صاحب	"	"	"
" حاجی مار اعمر صاحب	انڈونیشیا	"	"
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حاجی مار اعمر صاحب	"	"	"
مکرم پی پپ سماشری صاحب مع اہلیہ	"	۲	"
" فانی صدر مان صاحب مع اہلیہ صاحبہ مرحومہ	"	۲	"
" حاجی خالد صاحب از خاندان	"	۳	"
" امیر محی الدین صاحب	"	۲	"
مکرمہ خدیجہ آری صاحبہ از خاندان	"	۳	"
مکرم محمود احمد صاحب چیمہ	"	۱	جانور
" حمید احمد سکر صاحب	"	۱	قربانی

سیکرٹری صاحب مال کلکتہ نے درجِ ذیل افراد کی طرف سے تین قربانیوں کی اطلاع بھجوائی ہے :-

مکرم یوسف بانی صاحب مرحوم	کلکتہ	۱	قربانی
" فیروز الدین صاحب	"	"	"
" انور صاحب	"	"	"
" ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب	مظفر پور	۱	"
" سید داؤد احمد صاحب	"	۱	"
" مبارک احمد خان صاحب			
از طرف لجنہ اماء اللہ	کینیڈا	۶	"
" سید سجاد احمد صاحب رانچی		۱	"

مکرم برادر یوسف علی صاحب	امریکہ	۱	قربانی
مکرمہ سسٹر حمیدہ صاحبہ	"	۱	"
" " کریمہ صاحبہ	"	۱	"
مکرم برادر اُسامہ صاحب	"	۱	"
" " شفیع صاحب	"	۱	"
مکرمہ سسٹر سائرہ صاحبہ	"	۱	"
مکرم برادر حبیب شفیق صاحب	"	۱	"
" " محمد حنیف صاحب	"	۱	"
" " علی رضا صاحب	"	۱	"
" شمس الدین صاحب	فجی	۱	"
" محمد اسماعیل صاحب	"	۱	"

فجی سے مزید دو قربانیوں کے لئے اطلاع موصول ہوئی مگر نام نہیں موصول ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد	امریکہ	۱	قربانی
" " " " "	"	۱	جانور
(ایک جانور برائے عقیقہ)			
مکرم دبیر احمد صاحب	امریکہ	۲	قربانی
(بذریعہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم)			
مکرم سید بشیر احمد صاحب	برطانیہ	۱	"
" " نصیر احمد صاحب	سویڈن	۱	"
" " " " "		۲	جانور
(برائے عقیقہ پسر محمود احمد)			
" ناصر احمد صاحب ہاشمی	کویت	۱	قربانی
(از طرف والد صاحب)			
" ناصر احمد صاحب ہاشمی	"	۱	"
(از طرف برادرِ مرحوم)			
" محمد اسماعیل سبحان صاحب	مارشیس	۲	"
(بذریعہ خالد سوکیہ صاحب لندن)			
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسماعیل سبحان صاحب		۲	"
مکرم خالد سوکیہ صاحب	لندن	۱	"
" صوفی غلام محمد صاحب	"	۱	"
(از طرف بچگان)			

ولادت

عزیز نسیم احمد صاحب فاروقی ابن مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی آف جے پور کو اللہ تعالیٰ نے عرصہ دس سال بعد لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر انہوں نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی، والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: خلیل الرحمٰن مینیجر اخبار بدر قادیان۔

ضروری اعلان!

بیرونِ ہند سے بعض دفعہ مخیّر احباب بذریعہ پارسل مستعمل کپڑے وغیرہ قادیان میں بھجوا دیتے ہیں تاکہ یہاں مقیم مستحقین میں اُن کو تقسیم کر دیا جائے۔ اور بعض دفعہ اُس پارسل کو چھڑانے کے لئے اتنی کسٹم ڈیوٹی ادا کرنی پڑتی ہے جو اُن اشیاء کی مالیت کے برابر ہو جاتی ہے۔ مثلاً لندن سے آمدہ ایک پارسل کو چھڑانے کے لئے ۱۸۵/- روپے ادا کرنے پڑے۔ اور سویڈن سے آمدہ ایک پارسل کو چھڑانے کے لئے ۴۹۰/- روپے ادا کرنے پڑے وغیرہ وغیرہ۔ اور مرکز میں ایسے کسٹم ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہے۔ پس ایسے مخیّر احباب ایسے پارسل ارسال کرتے ہوئے یا تو اُن پر پڑنے والی کسٹم ڈیوٹی کو بھی ادا کرنے کا انتظام فرماویں۔ یا جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والے قافلہ کے ذریعہ وہ اشیاء بھیج دی جایا کریں۔ تاکہ مرکز کو ایسے پارسل چھڑانے کے لئے کسٹم ڈیوٹی نہ ادا کرنی پڑے۔

اُمید ہے کہ احباب اس سلسلہ میں مرکز سے تعاون فرمائیں گے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷ر نومبر ۷۸ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مسجد احمدیہ یادگیر میں عزیزہ منیر بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بل جگر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم وسیم احمد صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب گلبرگی بعوض گیارہ صد پچیس روپے فرمایا۔

احبابِ جماعت سے جانبین کے لئے اس نکاح کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم نذیر احمد صاحب گلبرگی نے اعانتِ بدر میں چھ روپے درویش فنڈ میں چھ روپے اور مکرم بشیر احمد صاحب بل جگر نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں چھ روپے ادا فرمائے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر۔

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

چونکہ بیرونی جماعتوں کو اپنے چندہ جات کی رقوم بذریعہ اسٹیٹ بنک اور پنجاب نیشنل بنک مرکز میں بھجوانے کی سہولت ہے۔ اس لئے اکثر جماعتیں اس سہولت سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان مال مہربانی فرماکر آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسی رقوم بنک میں جمع کروانے کے بعد بنک سے حاصل کردہ M.T سلپ مکرمی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان یا نظارت ہذا کو بھجواتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ بھجوایا کریں۔ تاکہ بلا مزید تاخیر ایسی رقوم متعلقہ جماعت کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ نیز بنک سلپ کی پشت پر مندرجہ ذیل تفصیل بھی لکھی جائے:-

(۱)- تاریخ (۲) رقم جمع کرنے والے دوست کا نام۔ (۳) رقم۔ (۴) جماعت کا نام۔
(۵) بنک کی شاخ کا نام۔

کیونکہ بعض ایسی M.T. SLIPS سامنے آئی ہیں جن پر بنک کی مہر نہیں ہوتی۔ (حالانکہ ایسی مہر ضرور ہونی چاہیئے) یا مہر صاف نہ ہونے کی وجہ سے اندراجات پڑھے نہیں جاتے ہیں۔ اور اس طرح چندہ جات کی رقوم متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں ایڈجسٹ کرنے میں غیر ضروری تاخیر ہو جاتی ہے —!!

اُمید ہے کہ سیکرٹریان مال آئندہ ان اُمور کا خیال رکھیں گے۔ شکریہ!

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف
لیکچر لاہور تامل میں!!

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے چند ماہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" کا تامل ترجمہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" کا تامل میں ترجمہ کرکے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل فرما سکتے ہیں۔
قیمت صرف ایک روپیہ پچاس پیسے (Rs. 1-50)

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔
Ahmadiyya Muslim Mission
I Main Road. U.I. Colony,
MADRAS - 600024.

فہرست نمبر ۲۸

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے انتخاب کی ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۱- جماعت احمدیہ عادل آباد (آندھرا پردیش)

صدر جماعت.......... مکرم رشید احمد خان صاحب۔
سیکرٹری مال.......... مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔

۲- جماعت احمدیہ کالیپٹی (کیرالہ)

صدر جماعت.......... مکرم سی۔ جی۔ موتو کویا صاحب ماسٹر
جنرل سیکرٹری.......... " کے۔ کے۔ قاسمی کویا صاحب حاجی۔
سیکرٹری مال.......... " سی۔ پی۔ کنجی کویا صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ.......... " ایم۔ کے محمد حنیف کویا حاجی صاحب۔

غیر ملکی موصیان کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین کے بارہ میں
ضروری ہدایات

اب حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں کہ غیر ممالک سے موصیان کے جنازے بغرض تدفین قادیان آنے شروع ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام احباب بیرون نوٹ فرمالیں کہ موصی کے جنازہ کا تابوت بغرض تدفین قادیان بھیجنے سے قبل ان کے ورثاء کو حسب ذیل شرائط پوری کرنی لازمی ہوں گی۔

(۱)- موصی کے ورثاء کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری برائے تدفین بہشتی مقبرہ قادیان پہلے حاصل کریں۔ اس کے بعد میت قادیان بھجوائیں۔

(۲)- اسی طرح مقامی جماعت کی طرف سے یہ تصدیق ہو کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے اور یہ کہ موصی نے رسالہ الوصیت کے مطابق زندگی گزاری ہے۔

(۳)- اگر پاکستان سے جاکر موصی باہر کے کسی ملک میں سیٹ ہوا ہے اور اس کی جائداد اور آمد پاکستان میں بھی ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کا تصدیقی سرٹیفکیٹ کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے۔

(۴) بصورت دیگر بغیر اجازت بھجوائے جانے والے تابوت کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی اجازت اور دیگر کارروائی کی تکمیل کے بعد ہی مقررہ وقت جو کم از کم چھ ماہ کا عرصہ ہوگا کے بعد ہی بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دو کتابوں کا تلگو ترجمہ!

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام حیدرآباد میں "ہماری تعلیم" اور "ہمارا موقف" ہر دو کتابوں کا تلگو ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ غیر مسلم دوست خاص طور پر اس کو بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ جو جماعتیں اور افراد زیر تبلیغ افراد کو یہ تلگو کتابیں دینا چاہیں وہ ہم سے طلب کر سکتے ہیں۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ۔
احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج حیدرآباد۔

ولادت!

مکرم یوسف شریف صاحب سورب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "اسماعیل شریف" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔
اس خوشی میں انہوں نے شکرانہ فنڈ پانچ روپے اور اعانت بدر پانچ روپے ادا کئے ہیں فجزاہُ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

بدر کا آئندہ شمارہ
جلسہ سالانہ نمبر ہوگا

قارئین بدر کی آگاہی کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ بدر کا اگلا پرچہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ نمبر ہوگا جو ۱۴ اور ۲۱ دسمبر کی دو اشاعتوں کو ملا کر تیار کیا جائے گا۔

(ایڈیٹر بدر)

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۷۸ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی - ۳